



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID:8 -25/AIMS
December15, 2025

فکر و نظر

ترقی پذیر ممالک میں جامعاتی انتظامیہ کی بالادستی اساتذہ اور محققین کی علمی خود مختاری، تدریسی
آزادی اور ادارہ جاتی عظمت کو کمزور کر رہی ہے

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: University administration, academic autonomy, institutional governance

Keywords: academic freedom, bureaucratic authoritarianism, faculty empowerment

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

ترقی پذیر ممالک میں جامعاتی انتظامیہ کی بالادستی اساتذہ اور محققین کی علمی خود مختاری، تدریسی آزادی اور ادارہ جاتی عظمت کو کمزور کر رہی ہے۔ جامعاتی نظم و نسق کی تاریخی ارتقا ظاہر کرتی ہے کہ علمی آزادی اور انتظامی تعاون اعلیٰ تعلیم کی دیانت داری کے بنیادی ستون ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کی تاریخ بتاتی ہے کہ کسی اور ادارہ جاتی خود مختاری (Academic Freedom) علمی آزادی: بھی جامعہ کی اصل ساکھ و بنیادی اصولوں پر قائم ہوتی ہے

نے (Argentine University Reform) میں ارجنٹینا یونیورسٹی اصلاحات 1918- (Institutional Autonomy) اس تصور کو ایک انقلابی موڑ دیا، جب قومی یونیورسٹی آف کورڈوبا کے اساتذہ اور طلبہ نے فیصلہ سازی میں شمولیت، قیادت کے جمہوری انتخاب، اور نصاب کو سیاسی اثر سے آزاد کرنے کا حق مانگا۔ یہ تحریک پورے لاطینی امریکہ میں پھیل گئی اور جامعاتی خود مختاری کو ایک حق کے طور پر تسلیم کیا گیا، نہ کہ کسی نے یہ — جو یونیورسٹی آف شکاگو نے تیار کی — (Kalven Report) کی کلون رپورٹ 1967 رعایت کے طور پر۔ اسی تسلسل میں، اصول قائم کیا کہ یونیورسٹیاں ادارہ جاتی طور پر غیر جانب دار رہیں لیکن انفرادی محقق کی تحقیق و اظہار کی آزادی کو مکمل طور پر تحفظ دیں۔ بعد ازاں کی یونیسکو کی سفارشات برائے اعلیٰ تعلیم اساتذہ کا درجہ نے اس توازن کو 1997 اور Magna Charta Universitatum کی 1988 انتظامیہ کا کردار ادارہ جاتی استحکام کا محافظ ہونا چاہیے، جب کہ اساتذہ فکری آزادی اور علمی تخلیق کے امین ہیں۔ تاریخ کا یہ سبق: عالمی سطح پر ضابطہ بنایا واضح کرتا ہے کہ جب انتظامیہ اپنی سہولت کاری کی حدود سے تجاوز کرتی ہے، تو جامعہ اپنی اصل روح کھو بیٹھتی ہے۔

انتظامی اختیار اور علمی خود مختاری کے درمیان توازن ہی ادارہ جاتی استحکام اور فکری آزادی کی سرحد طے کرتا ہے۔ جامعات میں قیادت کا مثالی کردار جبر نہیں بلکہ سہولت فراہم کرنا ہے۔ وائس چانسلر، ڈین، اور چیئرمین جیسے عہدیداروں کا بنیادی مقصد انتظامی شفافیت، مالیاتی احتساب، اور ادارہ جاتی ہم آہنگی Coordination نہ کہ تدریس، تحقیق، یا علمی سمت کا تعین کرنا۔ ویبر کی بیوروکریٹک معقولیت اور ہنری منٹزبرگ کی — قائم رکھنا ہے دونوں اس نکتے پر متفق ہیں کہ انتظامی ڈھانچہ علمی برادری کا خادم ہونا چاہیے، حاکم نہیں۔ دوسری جانب، اساتذہ کسی جامعہ کے فکری قلب Theory کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی تحقیق، تدریس، اور تخلیقی جستجو ہی علم کے ارتقا کو آگے بڑھاتی ہے۔ جب انتظامیہ تحقیقاتی موضوعات میں مداخلت کرتی ہے، نظام کو نظر انداز کرتی ہے، یا تحقیقی منصوبوں پر غیر ضروری بیوروکریسی مسلط کرتی ہے، تو یہ علمی تخلیق کے لیے ضرر رساں بن Peer Review جاتی ہے۔ یوں انتظامی بالادستی وہ توازن تباہ کر دیتی ہے جو علم کی پیداواری قوت کو زندہ رکھتا ہے۔

جن میں جنوبی ایشیا، افریقہ، اور — جب جامعاتی قیادت بیوروکریٹک آمرانہ نظام میں بدل جائے، تو علمی اقدار زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں یونیورسٹیوں کی قیادت تیزی سے علمی خدمت گزاروں سے بیوروکریٹک آمر میں تبدیل ہو چکی ہے۔ فلپ آلت باخ — مشرق وسطیٰ شامل ہیں کے مطالعات بتاتے ہیں کہ ان خطوں میں جامعاتی نظم و نسق غیر معمولی طور پر مرکزی ہو گیا ہے، جہاں وائس (2006) اور مارٹن ٹرو (2004) چانسلر اور ڈین غیر قانونی، غیر اخلاقی، اور غیر پیشہ ورانہ اختیارات استعمال کرتے ہیں۔ پاکستان، نائجیریا، اور کینیا کی متعدد عوامی جامعات میں انتظامیہ نے تحقیقی موضوعات پر پابندیاں عائد کیں، ترقی اور تقرریوں میں مداخلت کی، اور ناقد اساتذہ کو نظر انداز کیا۔ بنگلہ دیش اور بھارت میں کئی واقعات ایسے سامنے آئے جہاں سماجی علوم اور عمرانیات میں تحقیقی آزادی کو سیاسی مداخلت کے خوف سے محدود کر دیا گیا۔ یہ ماڈل دراصل نوآبادیاتی دور کے جہاں علم کی جستجو کے بجائے حکم کی اطاعت کو ادارہ جاتی ثقافت بنا دیا گیا ہے۔ بیوروکریٹک ڈھانچے کی توسیع ہے

سائنسی شواہد ثابت کرتے ہیں کہ انتظامی بالادستی تحقیق، تدریس، اور اختراع کے معیار کو تباہ کرتی ہے۔ تحقیق اب واضح طور پر ثابت کر چکی ہے کہ علمی کی عالمی اقتصادی تحقیق 2023 پر شائع ہونے والی arXiv کے درمیان گہرا تعلق ہے۔ (Innovation) آزادی اور اختراع فیصد اور تحقیقی 41 کے مطابق، علمی آزادی میں صرف ایک معیاری انحراف کے اضافے سے پیٹنٹ کی شرح (arXiv:2303.06097)

فیصد اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، جہاں علمی آزادی محدود ہوتی ہے وہاں سائنسی پیداواریت میں نمایاں کمی آتی ہے۔ 29 حوالہ جات میں کی رپورٹ نے ظاہر کیا کہ جن ممالک میں انتظامیہ کی (Global Observatory on Academic Freedom (2022) مداخلت زیادہ ہے، وہاں انسانی ترقی اور اختراعی انڈیکس دونوں کمزور ہوتے ہیں۔ نتیجتاً، علمی خود مختاری کا زوال براہ راست معاشی اور سماجی ترقی کو متاثر اور یونیورسٹی آف زمبابوے میں اساتذہ نے سیاسی نگرانی اور تحقیقاتی (یوگنڈا) میکیریرے یونیورسٹی: کرتا ہے۔ ٹھوس مثالیں اس نتیجے کی تصدیق کرتی ہیں میں بوغازیچی یونیورسٹی پر صدارتی تقرری کے خلاف قومی سطح پر احتجاج ہوئے کیونکہ اسے 2021 سنسرشپ کی شکایات درج کرائیں۔ ترکی میں محض اطاعت پیدا کرتی ہے۔ خود مختاری کی پامالی سمجھا گیا۔ یہ تمام مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ جب انتظامیہ حکم دیتی ہے، تو جامعہ علم پیدا نہیں کرتی

جب انتظامی حکم، رفاقی طرز حکمرانی کی جگہ لے لے، تو جامعہ بیوروکریٹک یکسانیت کا شکار ہو جاتی ہے۔ جامعہ کی روح تنقید، مباحثے اور فکری تنوع میں کی تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ وہ (2018) پوشیدہ ہے۔ جب قیادت اختلاف کو جرم اور اطاعت کو معیار بنادے، تو علم کی تخلیق رک جاتی ہے۔ ادای سی ڈی وہ — یعنی اختیارات اساتذہ کی سینٹیوں اور شفاف فیصلہ سازی میں تقسیم ہیں — موجود ہے Collegial Governance جامعات جن میں کی رپورٹ کے مطابق، علمی خود مختاری (2020) عالمی درجہ بندی، اختراع، اور فیکلٹی برقرار رکھنے میں بہتر کارکردگی دکھاتی ہیں۔ اسی طرح یونیسکو رکھنے والی جامعات بین الاقوامی اشتراکات میں دوگنا فعال کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ شواہد ثابت کرتے ہیں کہ فکری عظمت حکم سے نہیں بلکہ اعتماد، آزادی، اور خود نظم و نسق سے جنم لیتی ہے۔

علمی آزادی میں مداخلت عالمی اخلاقی، قانونی اور پیشہ ورانہ معیارات کی خلاف ورزی ہے۔ جب ادارہ جاتی سربراہان علمی معاملات میں غیر قانونی مداخلت کی 1997 کرتے ہیں، تو وہ نہ صرف انتظامی ناکامی کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ بین الاقوامی اخلاقی اصولوں کی بھی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ یونیسکو کی سفارشات کے مطابق، علمی آزادی ایک انسانی حق ہے جو تدریس، تحقیق، اور اظہار کی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ انتظامی مداخلت اس حق کی نفی کرتی ہے Higher آرڈیننس، اور جنوبی افریقہ کا HEC ایکٹ، پاکستان کا UGC اور آئینی و قانونی خلاف ورزی شمار ہوتی ہے۔ بھارت کا واضح طور پر فیکلٹی کی آزادی کا تحفظ کرتے ہیں۔ ان اصولوں کی خلاف ورزی اساتذہ کو پیشہ ورانہ درجہ سے محروم کر کے محض Education Act بیوروکریٹک ماتحت بنادیتی ہے۔ یوں جامعہ بظاہر علمی ادارہ رہتی ہے، مگر درحقیقت ایک انتظامی دفتر بن جاتی ہے۔

ترقی پذیر ممالک میں آمرانہ قیادت کا تسلسل سیاسی، ساختی، اور ثقافتی بیماریوں کی علامت ہے۔ بیوروکریٹک آمرانہ نظام کی جڑیں سیاسی سرپرستی، نوآبادیاتی وراثت، اور ادارہ جاتی کمزوری میں پیوست ہیں۔ اکثر ممالک میں وائس چانسلر اور ڈین سیاسی بنیادوں پر مقرر کیے جاتے ہیں، جس سے ان کی آج — جو درجہ بندی، فرمانبرداری، اور قابو پانے کو قدر سمجھتی ہے — وفاداری علم کے بجائے اقتدار سے وابستہ رہتی ہے۔ مزید برآں، نوآبادیاتی ذہنیت بھی جامعات کے ڈھانچوں میں رچی بسی ہے۔ اساتذہ کی یونینیں اکثر کمزور سیاسی طور پر محدود ہیں، جس کے باعث وہ طاقتور انتظامیہ کے سامنے مؤثر مزاحمت نہیں کر پاتیں۔ نتیجتاً، جامعہ ایک علمی برادری نہیں بلکہ ماتحت انتظامی نظام میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

(Shared Governance) جامعات کے علمی مشن کی بحالی اس وقت ممکن ہے جب منتظمین حاکم نہیں، سہولت کار بنیں۔ حقیقی اصلاح کی ابتدا اشتراکتی حکمرانی کی بحالی سے ہوتی ہے، جہاں اساتذہ کی سہینٹیں اور اکیڈمک کونسلز تحقیق، نصاب، اور تقرریوں میں مرکزی کردار ادا کریں۔ (Governance) ہارورڈ، آکسفورڈ، اور کیپ ٹاؤن یونیورسٹی جیسے ادارے اس ماڈل کی کامیاب مثالیں ہیں۔ جامعاتی سربراہوں کی تقرری میں سیاسی سفارش کے بجائے میرٹ کو بنیاد بنانا چاہیے۔ قانونی ڈھانچوں میں علمی آزادی کو ایک نافذ العمل حق کے طور پر شامل کیا جائے، جس کی نگرانی آزاد کمیشن کریں۔ رابرٹ کے تصور کے مطابق، قیادت میں ہمدردی، اخلاقی سرپرستی، اور ادارہ جاتی خدمت کے ”Servant Leadership“ کے (1977) گرین لیف اصول شامل کیے جائیں۔ اسی فکری تبدیلی سے جامعات بیوروکریٹک جمود سے نکل کر علمی نمو کی طرف بڑھ سکتی ہیں۔

اعلیٰ تعلیم کا مستقبل اس وقت محفوظ ہوگا جب قیادت کنٹرول کا ذریعہ نہیں بلکہ علم و آزادی کی محافظ بنے۔ تاریخ، تحقیق، اور ادارہ جاتی تجربات سب ایک جامعات آزادی میں پھلتی پھولتی ہیں اور کنٹرول میں مرجاتی ہیں۔ انتظامی طاقت کا اصل مقصد علمی مشن کی خدمت ہونا چاہیے، نہ ہی نتیجے پر متفق ہیں کہ اس کی نفی۔ جو قومیں اساتذہ کی خود مختاری کو محدود کرتی ہیں، وہ نظم تو پیدا کر لیتی ہیں مگر عظمت نہیں۔ اعلیٰ تعلیم کا مستقبل قیادت کی از سر نو تعریف قیادت جو خود کو حاکم نہیں بلکہ علم کی محافظ، تحقیق کی حوصلہ افزا، اور آزادی کی امین سمجھے۔ جب منتظمین اختلاف کی حفاظت کریں، — سے جڑا ہے تجسس کی پرورش کریں، اور فیکلٹی کو بااختیار بنائیں، تو جامعہ محض ایک تعلیمی ادارہ نہیں رہتی بلکہ قومی ترقی، فکری تخلیق، اور اجتماعی روشنی کا مرکز بن جاتی سوچنے، سوال کرنے، اور تخلیق کرنے کی آزادی۔ — بیوروکریسی سے آزادی، اور علم کے لیے آزادی : ہے۔ ترقی پذیر اقوام کے لیے راستہ واضح ہے

Reference:

- Altbach, P. G. (2015). Academic freedom and university autonomy in the developing world. International Higher Education. https://www.bc.edu/content/dam/files/research_sites/cihe/pdf/IHEpdfs/ihe79.pdf
- UNESCO. (2021). Academic freedom and institutional autonomy: Global challenges. UNESCO. <https://www.unesco.org/en/education/academic-freedom>
- World Bank. (2020). Improving higher education governance in developing countries. World Bank. <https://www.worldbank.org/en/topic/tertiaryeducation>
- Marginson, S. (2018). The worldwide trend to managerial universities. University World News. <https://www.universityworldnews.com/post.php?story=20180213094819502>
- European University Association. (2019). University autonomy in Europe and beyond. EUA Reports. <https://eua.eu/resources/publications/>
- Times Higher Education. (2020). How bureaucracy is reshaping university leadership. THE. <https://www.timeshighereducation.com/opinion/how-bureaucracy-reshaping-university-leadership>
- Altbach, P. G., & Salmi, J. (2011). The road to academic excellence. World Bank. <https://openknowledge.worldbank.org/handle/10986/2357>
- Human Rights Watch. (2021). Threats to academic freedom worldwide. HRW. <https://www.hrw.org/topic/academic-freedom>

- **The Guardian. (2019).** Universities, power, and the erosion of academic freedom. The Guardian. <https://www.theguardian.com/higher-education-network>
- **Brookings Institution. (2020).** Higher education governance and political control. Brookings. <https://www.brookings.edu/topic/higher-education/>

ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشاعتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).